بقیع

APRIL 2012

216

Regd. # SC-1177

فضیلتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ بزبانِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

اَصْدَقُ التَّصْدِیْقِ بِاَفْضَلِیَّۃِ الصِّدِّیْقِ

حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی افضلیت کے بارے میں سب سے سچی تصدیق

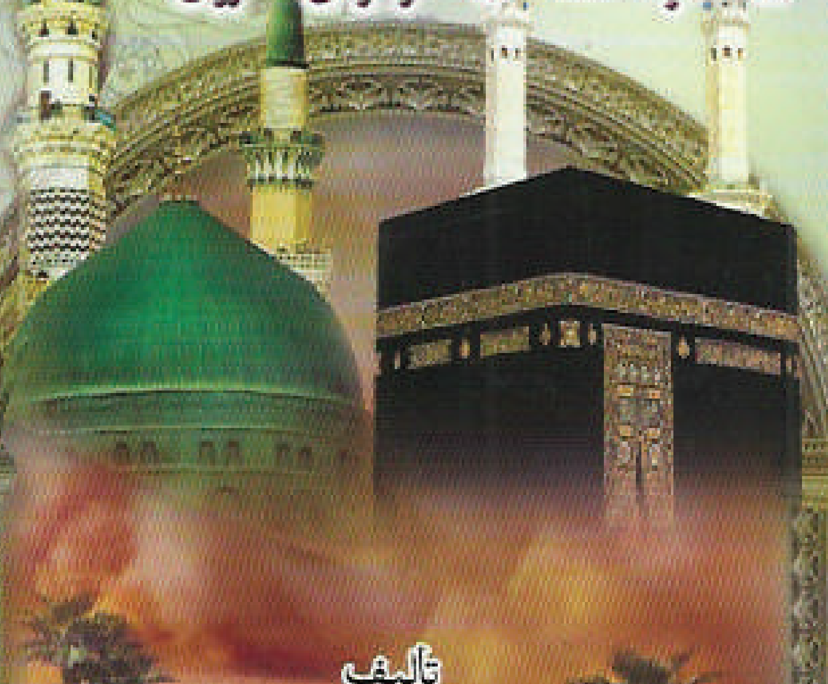

تالیف

نعمانِ زمانی مخدوم عبدالواحد الصدیقی السیوستانی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

(ت ۱۲۲۴ھ)

ترجمہ و تحشیہ و تخریج

مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی

(رئیس دار الحدیث والافتاء جامعۃ النور)

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

أَصْدَقُ التَّصْدِيقِ بِأَفْضَلِيَّةِ الصِّدِّيقِ

(۱۱۹۸ھ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کی افضلیّت کے بارے میں سب سے سچی تصدیق

تالیف

نعمان ثانی مخدوم عبد الواحد الصدیقی السیوستانی الحنفی علیہ الرحمہ

(المتوفی ۱۲۲۴ھ)

ترجمہ و تحشیہ و تخریج

مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

نام کتاب	:	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے بارے میں سب سے سچی تصدیق
تالیف	:	نعمانِ ثانی مخدوم عبد الواحد الصدیقی السیوستانی الحنفی علیہ الرحمہ
ترجمہ وتحشیہ وتخریج	:	حضرت مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی
تعداد اشاعت	:	۳۵۰۰
سن اشاعت	:	جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ / اپریل ۲۰۱۲ء
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) نور مسجد کاغذی بازار، کراچی، فون: 32439799

فہرست

پیش لفظ		4
عرض مترجم		6
تقدیم		7
احوال مؤلف		10
أَصْدَقُ التَّصْدِيقِ بِأَفْضَلِيَّةِ الصِّدِّيقِ		13
مقدمۃ المؤلف		14
کتاب لکھنے کا سبب		14
فصل (۱) اول:	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت	16
فصل (۲) دوم:	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بہتر ہونے کے بارے میں	21
فصل (۳) سوم:	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نیکیوں میں سبقت فرمانے والے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وضاحت	26
فصل (۴) چہارم:	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قدیم الاسلام ہونے کے اعتراف کے بارے میں	29
فصل (۵) پنجم:	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے افضل ہونے کے بارے میں	33
فصل (۶) ششم:	تفضیلی شیعوں کو تنبیہ	52
فصل (۷) ہفتم:	شیخین کریمین کو سب وشتم کرنے اور ان سے بُغض رکھنے کی سزا کے بیان میں	56
نوٹ		62
فصل (۸) ہشتم:	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تعریف جو ان کے افضل ہونے کے حق میں اچھی گواہی ہے	63
ضمیمہ:	حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کی شان میں چند حدیثیں	69
ائمہ اہل بیت کے اقوال کی روشنی میں حضرات شیخین کریمین کی فضیلت		79
فائدہ		86

فصل (۷) ہفتم

شیخین کریمین کو سب و شتم کرنے دینے اور اُن سے بُغض رکھنے کی سزا کے بیان میں

۱۔ سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ نے فرمایا جو شخص حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دے گا تو میرے نزدیک اُس کی توبہ کبھی بھی قبول نہیں ہوگی۔ (ابن عساکر) [104]

۲۔ ابن شہاب عبد اللہ بن کثیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ہم سے محبت اور ہماری جماعت سے ہونے کا دعوی کریں گے، مگر وہ اللہ تعالی کے بندوں میں سب سے شریر ہوں گے جو کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیں گے۔ (ابن عساکر) [105]

۳۔ حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ عبد اللہ بن اسود حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی توہین کرتا ہے تو آپ نے اُسے بلوایا، تلوار منگوائی اور اُسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ پھر اُس کے بارے میں سفارش کی گئی تو آپ نے اُسے تنبیہ کی کہ جس شہر میں میں رہوں آئندہ تو وہاں نہیں رہے گا، پھر اُسے ملکِ شام کی طرف جلاوطن کردیا۔ (فضائل الصّدیق للعُشاری [106]، اللالکائی [107])۔ [108]

---

104. فضائل الصّحابة للدارقطني ۸۵/۱۔ أيضاً جامع الأحاديث، ۳۲/ ۷

105. كنز العمّال، كتاب الفضائل، فضائل الصّحابة، فضل الشّيخَين الخ، برقم: ۳۶۰۹۸، ۷/ ۱۳/ ۶

106. كنز العمّال، كتاب الفضائل، فضائل الصّحابة، فضل الشّيخَين الخ، برقم: ۳۶۱۵۱، ۷/ ۱۳/ ۱۳

107. شرح أصول اعتقاد أهل السنّة، باب جماع فضائل الصّحابة رضي الله عنهم، برقم: [illegible] ۲۳۰۰، ص ۵۹۱، ۵۹۲

108. [illegible] ۳/ ۳۰۔ أيضاً لسان الميزان ۲/ ۳۰۔ ایک اور روایت میں اسے مدائن کی طرف [illegible] مرتب۔ (الصارم المسلول، المسئلة الثّانية في استتابة الذّمّي الخ، ص ۴۰۳)

۴۔ عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ایک شخص حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی غیبت کر رہا ہے، تو آپ نے اُسے طلب کیا اور اُس شخص نے آپ کے سامنے اُسی طرح حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی بُرائی کی کہ شاید حضرت علی مجھ سے خوش ہو جائیں، آپ نے اُسے فرمایا کہ اللہ کی قسم! جس نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، تیرے بارے میں جو خبر مجھے پہنچی ہے اگر آئندہ تجھ سے وہ بات سُنی یا تیرے خلاف آئندہ ایسی گواہی ثابت ہوئی تو تجھے ضرور قتل کروادوں گا۔ (العُشاری [109]، ابن عساکر، الدّارقطنی)

۵۔ سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میرا گزر اُن لوگوں کے پاس سے ہوا جو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ذِکر کر رہے تھے اور اُن کی توہین اور تنقیص کر رہے تھے، تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا جو شخص حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا بھلائی کے سوا ذِکر کرے گا اُس پر اللہ تعالی کی لعنت ہے، وہ دونوں اللہ تعالی کے رسول کے بھائی اور آپ کے وزیر تھے، پھر آپ نے منبر پر بیٹھ کر بہت ہی اثر انگیز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ قریش کے سرداروں اور مسلمانوں کے دو باپوں کا ذِکر اِس طرح کر رہے ہیں کہ جس سے میں بیزار ہوں، جو کچھ یہ کر رہے ہیں میں اُس سے بیزار ہوں اور جو کام یہ کرتے ہیں اُس پر انہیں سزا دی جائے گی، اللہ کی قسم! جس نے دانے کو اُگایا جسم میں جان ڈالی اُن دونوں سے وہی محبت کرے گا جو مومن اور متقی ہوگا، اُن دونوں سے وہی بُغض رکھے گا جو فاجر اور فاسق ہوگا، پھر جس نے اُن سے محبت کی بیشک اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اُن سے دشمنی کی اُس نے مجھ سے دشمنی

---

109. كنز العمّال، كتاب الفضائل، فضائل الصحابة، فضل الشّيخَين الخ، برقم: ۳۶۱۳۶، ۷/ ۱۳/ ۱۳، عن عبيدة السّلماني

کی اور میں اُس سے بیزار ہوں۔ (ابن عساکر [110] تاریخ أصبهان لابن مندة، الألقاب للشّیرازی، خثیمة، اللالکائی، أبوالحسن البغدادی)۔ [111]

۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! جس نے دانے کو اگایا اور جسم میں جان ڈالی حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے وہی محبت کرے گا جو مومن اور فضیلت والا شخص ہو گا اور اُن سے وہی بُغض رکھے گا جو بد بخت اور دین سے نکلنے والا ہو گا، ان دونوں کی محبت اللہ تعالیٰ کے قُرب کا ذریعہ ہے اور اُن دونوں کی دشمنی اسلام سے خارج ہونے کا سبب ہے اور اگر کسی شخص کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ وہ اُن دونوں سے کینہ رکھتا ہے تو ضرور میں اُس پر بہتان باندھنے والے کی حد جاری کروں گا۔ (أبو ذر الهروی، الدّار قطنی)

۷۔ ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو جحیفہ! کسی مومن کے دل میں میری محبت اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی دشمنی جمع نہیں ہوگی۔ (أبو ذر الهروی، الدّار قطنی) [112]

۸۔ سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آپ کی خلافت کے زمانے میں عرض کی کہ اے امیر المؤمنین! میرا گزر اُن لوگوں کے پاس سے ہوا جو گستاخی کے انداز میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ذِکر کر رہے تھے، تو آپ منبر پر بیٹھے، ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! جس نے دانے کو اگایا جسم میں جان

[110]. تاریخ مدینة دمشق، عبدالله ویقال عتیق بن عثمان، أبوبکر الصّدیق خلیفة رسول الله ﷺ، ۳۰/ ۳۸۳- ۳۸۴- ۳۸۵

[111]. کنز العمّال، کتاب الفضائل، فضائل الصّحابة، فضل الشّیخین الخ، برقم: ۳۶۱۳۰، ۷/ ۱۳/ ۱۱، ۱۲

[112]. کنزالعمّال، کتاب الفضائل، فضائل الصّحابة، فضل الشّیخین الخ، برقم: ۳۶۱۳۶، ۷/ ۱۳/ ۱۱

ڈالی، حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے وہی محبت رکھے گا جو مومن اور فضیلت والا ہو گا اور اُن سے وہی بُغض رکھے جو بد بخت اور دین سے نکلنے والا ہو گا، ان دونوں کی محبت اللہ تعالیٰ کے قُرب کا ذریعہ اور ان دونوں کی دشمنی اسلام سے نکلنے کا سبب ہے، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے دو بھائیوں اور آپ کے دو وزیروں اور قریش کے دو سرداروں اور مسلمانوں کے دو باپوں کا بُرائی کے ساتھ ذکر کر رہے ہیں اور میں اُن کی اس گُستاخی سے بیزار ہوں، ایسے شخص کو سزا دی جائے گی۔ (الحلیة لأبی نعیم) [113]

۹۔ ہمدانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے علی! کیا تجھے ایسا کام نہ بتاؤں، اگر تم اُسے سر انجام دو تو اہل جنّت سے ہو جاؤ، بیشک تم اہل جنّت سے ہی ہو، میرے بعد عنقریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کو "رافضی" کہا جائے گا، اگر انہیں پاؤ تو قتل کر دینا، اس لئے کہ وہ مشرک ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عنقریب ہمارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ہماری محبت میں غلو کریں گے، ہماری محبت میں غلو کی وجہ سے دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے جانور بدک کر بھاگتا ہے کیونکہ وہ صحابہ کرام کو سبّ و شتم کریں گے۔ (اللالکائی [114])

۱۰۔ ابو اراکہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جنہیں "رافضی" کہا جائے گا وہ اسلام سے نکل جائیں گے بُظاہر اپنے آپ کو ہماری مُحب جماعت کہلائیں گے مگر وہ ہماری جماعت سے نہیں ہیں، اُن کی ایک

[113]. انظر، رقم: ۵

[114]. شرح أصول اعتقاد أهل السنّة والجماعة، باب جماع فضائل الصّحابة رضی الله عنهم، سیاق ماروی فی مخازی الرّوافض الخ، برقم: ۲۸۰۷، ص ۶۹۰، عن أبی سلیمان الهمدانی عن علیّ

نشانی یہ ہے کہ وہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو سب و شتم کریں گے، ان کو جہاں بھی پاؤ قتل کر دینا، اس لئے یہ مشرک ہیں۔ (اللالکائی [115])

۱۱۔ ہمدانی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد لوگ پیدا ہوں گے جو زبان کے گندے اور گالیاں دینے والے ہونگے، انہیں "رافضی" کہا جائے گا، اگر ان کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا کیونکہ وہ مشرک ہیں، میں نے عرض کی اے اللہ کے پیارے نبی! ان کی کوئی نشانی بیان فرمایئے، ارشاد فرمایا کہ تیری محبت میں حد سے گزر جائیں گے اور میرے صحابہ کو بُرا بھلا کہیں گے اور انہیں گالیاں دیں گے۔ (السنّہ لابن أبي عاصم [116]، ابن شاهين)۔ [117]

۱۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تجھے جنّت میں داخل ہونے کی خواہش اور خوشی ہے تو (پھر ایک کام

---

[115]. شرح أصول اعتقاد أهل السنّة والجماعة، باب جماع فضائل الصّحابة رضى الله عنهم، سياق ماروى فى مخازى الرّوافض الخ، برقم: ۲۸۰۳، ص۶۸۸

[116]. السنّة لابن أبى عاصم، باب فى ذِكر الرّافضة أذلّهم الله، برقم: ۱۰۱۳، ص۴۴۴، ۵۳۲

[117]. بعض الروایات میں روافض کی ایک خصلت مزید بیان کی گئی ہے کہ وہ نہ نماز جمعہ میں حاضر ہوں گے، نہ جماعت سے نماز پڑھیں گے اور وہ اسلاف پر طعن کریں گے دیکھئے (المعجم الأوسط ۳۵۵/۶، و تاريخ بغداد ۳۵۸/۱۲، و مجمع الزّوائد، كتاب المناقب، باب ماجاء فى حق الصّحابة الخ، برقم: ۱۶۴۳۱- ۹/ ۵۵۴، و فردوس الأخبار للدّيلمى، برقم: ۸۳۱۰، ۲/ ۳۸۲، و الرّياض النّضرة ۳۶۴/۱) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آخری زمانے میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جنہیں "رافضی" کہا جائے گا اور وہ اسلام سے نکلے ہوئے ہوں گے (البحر الزّخّار، مُسنَد علىّ بن أبى طالب، عن الحسن بن علىّ بن علىّ، برقم: ۵۴۹، ۲/ ۱۳۸- ۱۳۹، وقال: وهذا الحديث لا نعلم له إسناداً إلا هذا الإسناد)

کر) ایک قوم پیدا ہوگی جو تیری محبت میں حد سے گزر جائے گی، وہ لوگ قرآن کریم پڑھیں گے جو ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا یعنی ان کے دلوں میں اس کا کوئی اثر نہ ہوگا، جو زبان کے گندے اور گالیاں دینے والے ہونگے انہیں "رافضی" کہا جائے گا، اگر انہیں پاؤ تو ان کے خلاف جہاد کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ (ابن بشران، اللکُنی للحاکم)

۱۳۔ ہمدانی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زبان کے گندے، گالیاں دینے والے ہوں گے، انہیں "رافضی" کہا جائے گا اگر انہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ (ابن شاهين)

۱۴۔ شعبی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے علی! تم اور تمہاری تلوار جنّت میں ہے، عنقریب میرے بعد ایک قوم پیدا ہوگی جو زبان گندے اور گالیاں دینے والے ہونگے جنہیں "رافضی" کہا جائے گا جب انہیں پاؤ تو انہیں قتل کر دینا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ (الحلية لأبى نُعيم، الخطيب، ابن الجوزى)

۱۵۔ ابراہیم بن حسن بن علی اپنے باپ سے وہ اُن کے دادا سے وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری اُمت میں آخری زمانے میں ایک قوم ظاہر ہوگی جنہیں "رافضی" کہا جائے گا جو اسلام کو چھوڑ دیں گے"۔ (الهروى)

۱۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، "میرے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جن کی زبان پر گالی ہوگی، تیرے بارے میں غلو کریں گے اور سلف صالحین میں عیب نکالیں گے"۔ (الدّارقطنى)

نوٹ:

"فتوحاتِ مکیہ" کے تہترویں (۷۳) باب میں "رجال اللہ" کا ذکر جنہیں "رجبی" کہتے تھے کیونکہ وہ مقام اور وہ حال صرف رجب کے مہینے میں حاصل ہوتا تھا اُس کے بعد اُن کی وہ حالت ختم ہو جاتی تھی کتاب کے مصنف نے بتایا ہے کہ میری اُن میں صرف ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی کہ جس پر اسی مہینے میں کشف ہوتا تھا اور اُسے "رافضی" کے بارے میں کشف ہوتا تھا "رافضی" اُسے خنزیر کی صورت سے نظر آتے تھے پھر اُس کے پاس ایسا شخص آتا تھا جو اپنا مذہب چھپاتا تو اُس کے سامنے آتے ہی وہ اُسے خنزیر نظر آتا تھا اور اِس لئے اُسے کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تائب ہو جا کیونکہ تو بدبخت رافضی ہے جس پر تعلق رکھنے والے اُس شخص کو تعجب ہوتا، اگر وہ شخص واقعی حقیقی طور پر تائب ہو جاتا تو اُس صاحبِ حال شخص کو انسان نظر آتا اور اگر صرف زبانی توبہ کرتا تو اسی طرح سوٗر کی صورت میں نظر آتا تو پھر اُس شخص سے کہتا کہ تجھ پر افسوس ہے کہ تو جھوٹ بولتا ہے اور اگر ایسا شخص واقعی حقیقی طور پر تائب ہو جاتا تو وہ اُسے بتاتا تھا کہ تو اپنی توبہ میں سچا ہے، ایسا معاملہ شافعی المذہب دو اشخاص کے ساتھ بھی پیش آیا جو سچے مسلمان تھے اور اُن میں ہرگز شیعیت کی کوئی علامت ظاہر نہ تھی نہ ہی اُن کا گھرانہ رافضی معروف تھا البتہ یہ دونوں عقلی اعتبار سے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو درجے میں کم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو درجے میں زیادہ سمجھتے تھے اور اپنی یہ رائے کسی پر ظاہر نہ کرتے تھے یعنی اُن کا معاملہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان مخفی تھا، خیر جب یہ دونوں اُسی صاحبِ کشف شخص کی مجلس میں آئے تو اُس نے انہیں اپنی مجلس سے نکال دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر اُن کی باطنی حالت ظاہر فرما دی اور وہ اُسے سوٗر کی شکل میں نظر آئے جو روافض کی نشانی ہے اور اُن کا خیال یہ تھا کہ اُن کی باطنی حالت کو دنیا والوں میں سے کوئی بھی

نہیں جانتا اور یہ اہلِ سنت و جماعت کے ہاں عادل یعنی سچے مسلمان مشہور ہیں، اِس لئے اُسی صاحبِ کشف شخص سے اس کا سبب دریافت کیا، جس پر اُس نے جواب دیا کہ تم دونوں مجھے سوٗر نظر آرہے ہو اور ایک نشانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے روافض کے واسطے مقرر فرمائی ہے اِس لئے تم دونوں توبہ کرو، تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ اب تم دونوں اپنا یہ مذہب مٹا دو کیونکہ تم مجھے انسان نظر آرہے ہو پھر انہیں تعجب ہوا اور انہوں نے اللہ ربّ العالمین کی بارگاہ میں توبہ کی۔

فصل (۸) ہشتم

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف جو اُن کے افضل ہونے کے حق میں اچھی گواہی ہے

رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی حضرت اُسید بن صفوان [118] رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ہر طرف غم چھا گیا، پورے مدینہ شریف کی فضا سوگوار ہو گئی، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال باکمال کے وقت رنج و غم کی فضا قائم ہوئی تھی، دیکھتے ہی دیکھتے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ جلدی جلدی روتے ہوئے "إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" پڑھتے ہوئے پہنچے، فرمانے لگے کہ آج نبوت کے طریقے کے مطابق چلنے والی خلافت ختم ہو گئی یہاں تک کہ اُس گھر کے دروازے پر آکر کھڑے ہوئے جہاں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے جسد مبارک کو کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا، پھر فرمانے لگے اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، تم اسلام

---

118. ابن عساکر نے لکھا ہے کہ كانت له صحبة لرسول الله ﷺ وكان قد أدرك النبي ﷺ، (۳۰/۳۳۸)

شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا ہے" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی ہے کہ حضور ﷺ نے انہیں فرمایا "اللہ کی قسم! آپ سے افضل کسی شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا ہے۔ (مُسند عبد بن حمید [124]، أبو نعیم، الطبرانی، ابن کثیر نے اس حدیث کو "صحیح" قرار دیا ہے)۔

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو الدّرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آگے چل رہے ہیں، ارشاد فرمایا کہ "کیا اُس شخص کے آگے چل رہے ہو تم میں جس سے افضل شخص پر آفتاب طلوع نہیں ہوا ہے" اُس کے بعد حضرت ابو الدّرداء ہمیشہ حضرت ابو بکر کے پیچھے چلتے تھے۔ (الحاکم، ابن عساکر) [125]

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "انبیاء و رُسل میں سے کسی کو بھی ابو بکر سے افضل کوئی ساتھی نصیب نہیں ہوا، یہاں تک

---

124. المنتخب من مُسنَد عبد بن حُمَید، مُسنَد أبی الدّرداء، برقم: ۲۱۲، ص۱۰۱

125. المعجم الأوسط، من اسمه محمد، برقم: ۷۳۰۶، ۵/ ۲۷۳ وقال: لم یرو هذا الحدیث عن ابن جریج عن عطاء عن جابر إلا إسماعیل بن یحی، تفرّد المقرئ، ورواه غیره عن ابن جریج، عن عطاء، عن أبی الدّرداء۔ أیضاً فضائل الصّحابة للامام أحمد، برقم: ۱۳۵، ۱/ ۱۸۷، ۱۸۸، و برقم: ۱۳۷، ۱/ ۱۸۹، ۱۹۰، عن عطاء، عن أبی الدّرداء رضی اللّٰه عنه۔ أیضاً فضائل الخلفاء الأربعة لأبی نعیم برقم: ۹، ۱۰، ص۲۱، وقال: رواه الطبرانی وفیه بقیة، وهو مُدلّس، وبقیة رجاله وثقوا، أیضاً الرّوض الأنیق فی فضل الصّدیق برقم: ۲۰، ص۸۳۔ أیضاً کنز العمّال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصّحابة، فصل فی تفضیلهم فضل الصّدیق رضی اللّٰه عنه، برقم: ۳۵۶۲۲، ۱۲/ ۲۲۳ عن السّراج۔ أیضاً مجمع الزّوائد، کتاب المناقب، باب جامع فی فضله، برقم: ۱۴۳۱۳، ۹/ ۸، وقال: رواه الطبرانی فی الأوسط، وفیه إسماعیل بن یحیی التّیمی وهو کذاب و برقم: ۱۴۳۱۴، ۵/ ۸، عن أبی الدّرداء

کہ سورہ یٰس میں بیان ہونے والے جن انبیاء اکرام کے جس شہید ساتھی کا ذکر ہے، وہ بھی ابو بکر سے افضل نہ تھا۔ (الحاکم، ابن عساکر) [126]

۴۔ حضرت اسعد بن زُرارہ حضور ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "بیشک روح القدس جبریل امین نے مجھے خبر دی کہ آپ کی اُمت میں آپ کے بعد افضل ابو بکر ہیں"۔ (الطبرانی) [127]

۵۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "انبیاء کے سوا ابو بکر لوگوں میں سب سے بہتر ہیں"۔ (الطبرانی، ابن عدی)

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "نبیوں اور رسولوں کے سوا زمین و آسمان کی اگلی اور پچھلی مخلوق میں سب سے افضل ابو بکر ہیں"۔ (الحاکم، ابن عدی فی "الکامل" [128])۔ [129]

---

126. الصّواعق المحرقة، الباب الثّالث، الفصل الثّانی فی ذکر فضائل أبی بکر الخ، ص۳۰، بلفظ: أنّ النّبیّ ﷺ قال: ماصَحِبَ۔۔ الخ

127. المعجم الأوسط، من اسمه محمد، برقم: ۶۴۴۸، ۵/ ۱۸۔ أیضاً مجمع البحرین، کتاب المناقب، باب مناقب أبی بکر الصّدیق، برقم: ۳۶۰۲، ۳/ ۳۴۵۔ أیضاً مجمع الزّوائد، کتاب المناقب، باب جامع فی فضله، برقم ۱۴۳۱۶، ۹/ ۹، و قال: لایروی هذا الحدیث عن أسعد بن زرارة إلا بهذا الإسناد، تفرّد به هارون الفروی

128. الکامل لابن عدی، برقم: ۳۶۸، ۲/ ۱۸۰

129. العلل المتناهیة لابن الجوزی، باب فضل أبی بکر وعمر رضی اللّٰه عنهما برقم: ۳۱۱۔ أیضاً میزان الاعتدال للذّهبی، برقم: ۱۳۳۷۔ أیضاً لسان المیزان برقم: ۳۷۹، اور امام دیلمی نے اسے ان الفاظ سے روایت کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابو بکر اور عمر آسمان و زمین والوں میں بہترین اور قیامت تک باقی رہنے والوں سے بھی بہتر ہیں" (الفردوس بمأثور الخطاب برقم: ۱۷۸۰۔ أیضاً الصّواعق المحرقة، الباب الثّالث،